بلال عبداللہ (صفدر آباد)

صحبت صالح کے اثرات

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطن الرجیم من همزه ونفخه ونفثه

حضرات گرامی ہر قسم کی حمد وثناء اللہ رب العزت کے لیے ہے۔اس کے بعد بے شمار لاتعداد درود وسلام ہوں اس ہستی اقدس پر کہ جن کا نامِ نامی اسم گرامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ ذاتِ مقدس مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کے بھیجا اور ان کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت اور رہنمائی کی۔

حضرات گرامی! آج میں جس موضوع کی صحبت میں چند گھڑیاں گزارنا چاہتا ہوں وہ ایسی صحبت کی دعوت دیتا ہے کہ جس کے سائے تلے انسانیت کی تقسیم دو الگ الگ گروہوں کے درمیان ہو جاتی ہے۔ (فمنهم من هدالله) یہ وہ گروہ ہے جس کو یہی صحبتِ صالحہ ذلت ورسوائی سے نکال کر شعور وآگہی کے اعلیٰ مرتبے پر فائز کر دیتی ہے۔(ومن هم من حقت علیه الضللة) جب کہ اسی صحبت کا فقدان بے ہمت اور درندگی کے رتبے تک پہنچا دیتا ہے۔(وان علیک اللعنة الی یوم الدین) کائنات کے اسی اصول کو دیکھتے ہوئے شاعر صحبت کو مخاطب کرتے ہوئے یوں تڑپ اٹھتا ہے:

صنم تیری محفل کا عجب اہتمام دیکھا
کہیں پھولوں کی بارش کہیں قتل عام دیکھا

حضرات! صحبت صالحہ کسی بھی شخصیت کی تعمیر میں روح گری کا کام کرتی ہے۔اگر یہ صحبت طالح ہو تو انسان کا دل مردہ، روح پژمردہ اور کردار کانٹوں کی طرح انسانیت کا دشمن بن جاتا ہے۔ابلیس کو صحبت صالح ملی تو سید الملئکۃ بن گیا' لیکن جب اسی صحبت کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو کہا (ان علیک اللعنة الی

یوم الدین)۔یہی صحبت صالح ہارون کو موسیٰ سے نصیب ہوئی تو نبوت کا تاج پہنایا گیا۔

اسی صحبت کے فقدان پر ابراہیم علیہ السلام کل قیامت کے دن اپنے والد کو اپنی آنکھوں سے جہنم میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ یہی صحبت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی تو چلتا زمین پر ہے اس کے قدموں کی چاپ آسمانوں پر سنائی دیتی تھی۔لیکن جو اس صحبت صالحہ کی قید سے نکلا کہا (تب ید ابی لھب وتب)

حضرات! میں یہ کہتا ہوں کہ کائنات کے اندر صحبت صالح کی سب سے بڑی گود علم ہے۔ یہی صحبت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کی رفاقت اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہی صحبت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینے کا رخ کرنے پر مجبور کرتی ہے اسی صحبت کی بدولت انبیاء کے حقیقی جانشین پیدا ہوتے ہیں۔ اسی صحبت کی وجہ سے ہم انبیاء کے جانشینوں کی محفل میں بیٹھے ہوتے ہیں۔شاعر نے اپنی زبان میں کہا:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
ہو نہ یہ ساقی تو پھر مے بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

حضرات! بات صرف معقولے کی ہوتی تو ابو طالب کو کبھی جہنم کی آگ کے جوتے نہ پہنائے جاتے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مٹی مٹی ہی نہیں جو پھول کی صحبت اختیار کر کے خوشبودار نہ ہو جائے وہ انسان انسان نہیں جو صحبت صالح اختیار کر کے انسانیت کے دائرہ میں داخل نہ ہو جائے۔پھر کیوں نہ میں اپنے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا تذکرہ کرتا چلوں:

((مثل الجلیس الصالح والسوء کامل المسک ونافخ الکیر))

کہ صحبت صالحہ ہی انسان کی زندگی کو جنت کے نقشے میں بدل دیتی ہے۔اگر صحبت طالح ہو تو یہی جنت جہنم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ترمذی میں روایت ہے فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ:

((فلینظر احدکم من یخالل))

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحبت صالح کی وجہ سے انسان جنت میں چلا جاتا ہے اور صحبت طالح کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جاتا ہے۔

ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں کی زندگی حدیث پڑھتے اور پڑھاتے گزر گئی۔ یہ دونوں رے کے علاقہ کہ محدث تھے۔ان دونوں کی آپس میں بڑی دوستی تھی۔ جب امام

ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت آیا تو بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے لیکن زبان کی گرہ کھل نہ رہی تھی تو دوست امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی فکر دامن گیر ہوئی کہ میرا دوست اپنے آخری وقت میں کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے زبان نہیں کھول رہا۔ امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بستر کے قریب ہوکر ''من قال لا الہ اللہ'' والی حدیث کی سند پڑھنا شروع کر دی۔ امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان کھلی۔ حتیٰ کہ ان کی زبان پر آخری الفاظ من قال لا الہ الا اللہ تھے تو روح جسم سے پرواز کر گئی۔ معلوم ہوا کہ ایک اچھے دوست کی وجہ سے ایک دوست جنت میں چلا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپ کے چچا ابوطالب پر مرگ مفاجات طاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً چچا کے گھر گئے' کمرہ پورا صنادید قریش سے بھرا پڑا تھا۔ آپ نے دروازے پر کھڑے ہوئے کر لا الہ الا اللہ کی دعوت دی۔ جگہ ملنے پر بستر کے نزدیک ہوئے تو کہا چچا میرے کان میں کلمہ پڑھ دے' کل اللہ کے حضور تمہاری سفارش کردوں گا۔ سارے صنادید قریش یک زبان ہوکر بولے:

ترغب عن ملة عبدالمطلب واصبر علی النار

آخری وقت میں ابوطالب اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر نہ جانا۔ بلکہ آگ پر صبر کرنا۔ معلوم یہ ہوا کہ بری صحبت کی وجہ سے آخری وقت میں بھی کلمہ پڑھنا نصیب نہ ہوا۔ ثابت ہوا کہ وہ بری صحبت کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اس کا ایک دوست مٹھی بھر مٹی لے کر آیا۔ مٹی سے خوشبو آ رہی تھی۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے مٹی کو مخاطب کر کے کہا تیرے اندر خوشبو کیوں آ رہی ہے۔ مٹی نے کہا میں تو ایک عام مٹی ہوں میرے اندر خوشبو اس لیے آ رہی ہے کہ چند دن مجھے پھول کے پودے کے نیچے رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اسی طرح جو صحبت صالح اختیار کرتا ہے' اس کے اندر سے بھی خوشبو آئے گی۔ اسے خود کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جو صحبت طالح اختیار کرتا ہے' وہ خود بھی جلتا ہے اور لوگوں کو بھی جلاتا ہے۔ پھر کیوں نہ میں کہوں:

گلشن دہر میں اگر صحبت صالح نہ ہو
پھول نہ ہو کلی نہ ہو چمن نہ ہو سبزہ نہ ہو اور تم بھی نہ ہو

☆......☆......☆......☆......☆......☆